فصلِ یزدان
در
فضائل ومسائل عیدقربان

مصنف

حضور فیضِ ملت، مفسراعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،
حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شعبۂ نشر و اشاعت

تحریکِ اتحادِ اہلسنّت پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

نامِ کتاب : فصل یزدان در فضائل ومسائل عید قربان

سنِ اشاعت: ذیقعدہ ۱۴۳۶ھ بمطابق اگست 2015ء

تعداد: (دوہزار(2000))

سلسلہ مفت اشاعت نمبر: 80

ناشر: تحریکِ اتحادِ اہلسنّت پاکستان (کراچی)

مرکزی دفتر: میز نائن فلور، داتا اپارٹمنٹ پولیس چوکی کھارادر، کراچی

عرضِ ناشر

"فصل یزدان در فضائل ومسائل عید قربان" رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ رسالہ تحریک اتحادِ اہلسنّت پاکستان کی جانب سے شائع کیا جارہا ہے۔ تحریک اتحادِ اہلسنّت پاکستان کی جانب سے چار لاکھ سے زائد کتب اور رسالہ المصطفیٰ اور لاکھوں کی تعداد میں پمفلٹ مفت تقسیم کئے گئے ہیں۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ سلسلۂ مفت اشاعت کو مزید ترقی دینے کے لئے آپ ہمارے ساتھ مالی تعاون فرمائیں۔ شکریہ

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجئے تا کہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر سکیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیش لفظ

سورج دس ذوالحجہ کی صبح کو جب اُفقِ مشرق سے سر اُٹھائے گا تو روحانیتِ عظمٰی کے انوار جہاں تاب کی ضیائیں بھی اس کی کرنوں کے ساتھ آسمانِ انسانیت پر پھیل جائیں گی، تاریخِ ماضی کی روح پرور یادیں اپنی تمام جادہ سامانیوں کے ساتھ صفحۂ دماغ پر اُبھر آئیں گی، فضائے ارض وسما توحید خداوندی کا اعلان کرے گی، جدّ انبیاء کا فسانۂ حقیقت زبانِ حال سے بیان ہوگا، اسوۂ خلیل لاکھوں انسانوں کے اندر سے اپنے خداوند کو بے تابانہ پکارے گا، ذبیح اللہ کی نیاز مندی اور جذبۂ طاعت گزاری نسلِ انسانی کے لئے جادۂ بصیرت وہدایت بنیں گے، ماسوا اللہ کے سارے نقوش یک قلم مٹا دینے کا عہد تازہ ہوگا، کائناتِ ارضی کا ذرّہ ذرّہ رضائے الٰہی کا سبق دہرائے گا اور عالمِ قدّس کا گوشہ گوشہ عشقِ ابراہیمی اور ایثارِ اسماعیلی کے غلغلۂ روحانی سے گونج اُٹھے گا

شدیم خاک و لیکن ز تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمے خیزد

صدیاں ہوگئیں، زمانے گزر گئے، تاریخِ قدیم کی جبیں پر امتدادِ زمانہ کی شکنیں اُبھر آئیں، اس کے بیشمار ابواب وقت کی گرد کے نیچے دب گئے، واقعات ایک ایک کرکے دماغوں سے محو ہوتے چلے گئے اور ماضی مرحوم کے کئی فسانہ ہائے جمیل قصۂ پارینہ بن کر رہ گئے لیکن خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنّتِ جلیلہ کی مظہر عید الاضحٰی

اپنی ابتداء سے لے کر آج تک پوری شان وشوکت سے ہر سال جلوہ گر ہوتی ہے، اس کی ظاہری آب وتاب بدستور باقی ہے اور اس میں سرِ مو فرق نہیں آیا۔

یہ درحقیقت اسلام کی اس شاندار قربانی کی روح پر وریادگار ہے جو اللہ کے خلیل نے اپنے جذبات، خیالات، متال ومتاع ،اعزّہ واقربا اور محبت ماسوا اللہ کے سارے علائق (تعلقات) توڑ کر ادا کی تھی۔ یہ شیوۂ تسلیم ورضا کی وہ مقدّس شمع ہے جسے ذبیح اللہ نے جذبۂ نیازمندی سے معمور ہو کر اپنی جانِ عزیز اور متاعِ نفس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے حلق پر چھُری رکھوا کر نورِ ایمانی سے روشن کیا تھا اور جو تمام نسلِ ابراہیمی اور اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی قربانی کے فدیہ کے بعد مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہوئی۔

وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝ [1]

اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچالیا۔

یہ قربانی کا خون جسے ہر سال فراخدلی سے بہایا جاتا ہے اور ذبحِ عظیم جس کی ہر مسلمان ذوق وشوق سے تیاری کرتا ہے، درحقیقت اسلام کی اعلیٰ تعلیمات کی ایک واضح تمثیل ہے، جس کے پردے میں بتلایا گیا ہے کہ ایمان باللہ کا دارومدار قربانی اور خونِ شہادت پر ہے۔ جان جو مومن کی اپنی ملکیت نہیں خدا کی دی ہوئی نعمتِ عظمیٰ ہے، اسے فقط اس کی راہ میں قربان کرنا عین اقتضائے حیات ہے اور پھر یہ جان کی قربان اپنا کوئی کمال نہیں، کیونکہ

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

---

[1] الصّٰفّٰت: ۱۰۷/۳۷

﴿قرآنی آیات﴾

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ o
اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ o ۲

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بیشمار خوبیاں عطا فرمائیں، تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو، بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

فائدہ﴾ بعض روایات میں "النحر" کے معنی سینہ پر ہاتھ رکھنے کے آئے ہیں مگر ابن کثیر نے ان روایات میں کلام کیا ہے اور ترجیح اس قول کو دی ہے کہ "النحر" بمعنی قربان کرنے کے ہیں گویا اس میں مشرکین پر تعریض ہے کہ وہ نماز اور قربانی بتوں کے لئے کرتے تھے مسلمانوں کو یہ کام خالص خدائے واحد کے لئے کرنا چاہیے۔ ۳

وَقَالَ اِنِّیۡ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ سَیَهۡدِیۡنِ o رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ o فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیۡمٍ o فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعۡیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ

---

۲ الکوثر: ۱۰۸/۱تا۳

۳ تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ الانعام، الجزء الثالث، الصفحۃ ۳۸۲، دار طیبۃ الریاض

الصّٰبِرِیْنَ○ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ○ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَاج اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ○ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ○ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ○ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ○ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ○ [۴]

ترجمہ کنزالایمان: اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دے گا، الٰہی مجھے لائق اولاد دے تو ہم نے اسے خوشخبری سنائی ایک عقلمند لڑکے کی، پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے، کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچالیا اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی، سلام ہو ابراہیم پر، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔

---

[۴] الصّٰفّٰت: ۹۹/۳۷ تا ۱۱۰

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ [5]

ترجمہ کنزالایمان: فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ؕ کَذٰلِکَ سَخَّرَهَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰکُمْ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ [6]

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے، یونہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو۔

معلوم ہوا کہ قربانی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے جو اس امت کے لئے باقی رکھی گئی ہے اور حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ

---

[5] الانعام: ۶/۱۶۲تا۱۶۳

[6] الحج: ۲۲/۳۷

وسلم کی پیروی میں امت کوقربانی کا حکم دیا گیا ہے۔جو شخص قربانی کا انکار کرتا ہے وہ گمراہ ہےاوراسلام کا بدترین دشمن،آج کل انکارِقربانی کا فتنہ ہےاللہ تعالیٰ اس فتنہ سے بچائے۔

مسلمان کی زندگی،موت،نمازاورقربانی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہےاورریاکاری نفسانیت وغلط خیالات کی آمیزش نہیں ہونی چاہیے۔

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَی اللّٰہِ مِنْ إِھْرَاقِ الدَّمِ إِنَّھَا لَتَأْتِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُونِھَا وَأَشْعَارِھَا وَأَظْلَافِھَا وَأَنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ أَنْ یَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطِیبُوا بِھَا نَفْسًا۔[۱]

ترجمہ:حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی عمل بقرعید کے دن اللہ تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ عزیز نہیں اور وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت آئے گی اور بیشک خون قربانی کا زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کا بارگاہ میں قبول ہوجاتا ہے،پس دل کی خوشی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

مسلمانوں کے صرف دوتہوار ہیں،عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔

اہلِ علم کے نزدیک عیدالفطر سے عیدالاضحیٰ کا مرتبہ بڑا ہے اوراس کا نام عیداکبر

---

[۱] سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللّٰہ، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، رقم الحدیث ۱۴۹۳، الصفحۃ ۳۵۳،مکتبۃ دارالمعارف الریاض

ہے۔حدیث شریف میں بھی عیدالاضحیٰ کو عیدالفطر پر مقدم رکھا گیا ہے

إِنَّ اللّٰہَ قَدْ أَبْدَلَکُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔[۸]

اللہ تعالیٰ نے دورِ جاہلیت کے دو دنوں کے بجائے تم کو اور دو دن عطا فرمائے ہیں، عیدالاضحیٰ اور یوم الفطر۔

اور یہ تقدیم خود عیدالاضحیٰ کے عظیم المرتبت ہونے پر دلیل ہے۔

عیدالاضحیٰ کی فضیلت

حدیث شریف میں آیا ہے۔امام احمد، ابوداؤد اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن قرط سے روایت کی ہے

إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ۔[۹]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک تمام دنوں میں

---

[۸] سنن ابی داؤد، کتاب صلاۃ، باب صلاۃ العیدین، رقم الحدیث ۱۱۳۴، الصفحۃ ۱۹۵، مکتبۃ دار المعارف الریاض

[۹] مسند احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن قرط، رقم الحدیث ۱۹۵۹۲، الجزء السابع، الصفحۃ ۲۹۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت

سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب فی الھدی اذا عطب قبل ان یبلغ، رقم الحدیث ۱۷۶۵، الصفحۃ ۳۰۶، مکتبہ دار المعارف الریاض

المستدرک علی الصحیحین، کتاب الاضاحی، رقم الحدیث ۷۵۲۲، الجزء الرابع، الصفحۃ ۲۴۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت

سب سے زیادہ عظمت والا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا دن ہے

اور پھر قر کا دن۔

قربانی کا دن عیدالاضحیٰ کا دن ہے اور یوم القر عید کے بعد کا دن یعنی ذوالحجہ کی گیارہویں تاریخ کا دن ہے۔

عیدالاضحیٰ کے دن کو تمام ایام پر فضیلت دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس دن تمام روئے زمین کے مسلمان اپنے مرکز پر جمع ہو کر فریضۂ حج ادا کرنے کی خوشی میں بارگاہِ رب العزت میں سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اس طرح اپنے خالق اور مالکِ حقیقی کا شکرانہ ادا کرتے اور اسلام کے اجتماعی نظام کا مکمل نظارہ پیش کرتے ہیں، اس کے برعکس جمعہ میں صرف محلّہ کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور عیدالفطر کے دن صرف ایک شہر کے لوگ جمع ہو کر اسلام کے اجتماعی نظام کا جزوی خاکہ پیش کرتے ہیں۔

دوسرا سبب اس دن کی فضیلت کا یہ ہے کہ اس دن سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے جذبۂ ایثار و فدائیت کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔ ملتِ ابراہیمی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں کو زندہ کرتی ہے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا عہد کرتی ہے۔

ظاہر ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بنیادِ ابراہیمی پر شریعتِ محمدی کا قصر تعمیر فرمانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اس دن تمام مناسکِ ابراہیمی ادا کئے جاتے ہیں اس لئے اس دن کو تمام ایام پر فضیلت و بزرگی دی گئی۔

خلاصہ یہ ہے کہ عیدالاضحیٰ کا دن درحقیقت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے تجدید واحیا کا ایک معاہدہ ہے اور اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت

کو حصولِ رضائے الٰہی کی خاطر قربانی کی یاد تازہ کرائی تا کہ امتِ محمدیہ کے ہر فرد سے ابراہیمی خوشبو آئے اور ہر کلمہ گو کا نورِ ایمان ابراہیمی نور سے منور ہو۔

اگر غور کیا جائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی اپنے اندر عبرت و بصیرت کا خزانہ رکھتی ہے اور قدم قدم پر ہمیں صحیح اور حقیقی انسانی زندگی کا درس دیتی ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سیرت صاف بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرنا اور اعلائے کلمۃ اللہ اور حصولِ رضائے حق کے لئے قربانی کرنا اسلام ہے۔ صرف دنبہ یا گائے ذبح کر کے کھا جانے کا نام قربانی نہیں یہ تو صرف ایک علامت ہے، اصل قربانی یہی ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے نام پر قربان کر دے یہاں تک کہ اپنا ہونا بھی اس کے نام پر فدا ہو۔

ابتدائے قربانی

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں۔ انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے اور وحی الٰہی ہوتے ہیں اس لئے اُنہوں نے بیدار ہو کر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خواب کا ذکر سنایا

یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے

اس کو پورا کیجئے

قَالَ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ ○

ترجمہ کنزالایمان: کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

چنانچہ اس مکالمہ کے بعد دونوں باہر تشریف لے گئے تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حکمِ الٰہی کی تعمیل کریں۔ باہر جاکر باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا، تب آسمان سے ندا آئی کہ اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچا کر دکھلایا

وَ نَادَیۡنٰہُ اَنۡ یّٰۤاِبۡرٰہِیۡمُ ○ قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا ۚ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○ اِنَّ ہٰذَا لَہُوَ الۡبَلٰٓـؤُا الۡمُبِیۡنُ ○

ترجمہ کنزالایمان: اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک یہ روشن جانچ تھی۔

اس امتحان کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عوض ایک مینڈھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا فرمایا اُنہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عوض اس مینڈھے کو ذبح کیا

وَ فَدَیۡنٰہُ بِذِبۡحٍ عَظِیۡمٍ ○

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر

اسے بچالیا۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں قربانی کا سلسلہ شروع ہوا اور آج تک اسی سلسلہ کو ہر سال زندہ کیا جاتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اگرچہ منکرینِ اسلام جنہوں نے اپنا نام اہلِ قرآن رکھا ہوا ہے، انکار کرکے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں لیکن یہ چراغ پھونکوں سے بجھایا نہ جائے گا۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اللہ والوں کی یاد اتنی پیاری ہے کہ ہر سال اس کی یاد دیکھنا چاہتا ہے اس لئے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سال کے بعد یاد تازہ کرنے کے لئے جلوس نکالنا یا میلاد شریف کی تقاریب کرنا یا اعراس وغیرہ کرنا اسی تازہ یاد کا نشان ہے لیکن منکرین ہمیشہ رویا کرتے ہیں۔

قربانی کے فضائل

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں دس سال مقیم رہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے۔[۱۰]

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو وصیت کی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا رہوں۔ چنانچہ میں آپ کی طرف سے قربانی کیا کرتا ہوں۔[۱۱]

---

[۱۰] سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللّٰہ ،باب الدلیل علی ان الاضحیۃ سنۃ، الصفحۃ ۳۵۷،مکتبۃ المعارف الریاض

[۱۱] سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللّٰہ،باب ماجاء فی الاضحیۃ عن المیت، رقم الحدیث ۱۴۹۵ ،الصفحۃ ۳۵۴،مکتبۃ دار المعارف الریاض

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص طاقت رکھتا ہو اور پھر قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔[12]

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قربانی کے دن آدم کی اولاد کا کوئی فعل اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند نہیں کہ وہ خون بہائے۔[13]

☆ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عید الاضحیٰ کے لئے دو موٹے تازے بڑے سینگوں والے چتکبرے مینڈھے خریدتے تھے اور عید کی نماز اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک مینڈھا اپنی تمام امت کی طرف سے اور ایک اپنی اور اپنی آل کی طرف سے قربان کرتے تھے۔[14]

---

[12] سنن ابن ماجة، کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبة هی أم لا، رقم الحدیث ٣١٢٣، الجزء الرابع، الصفحة ٥٥٤، دار الجیل بیروت

[13] سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللّٰه، باب ماجاء فی فضل الاضحیة، رقم الحدیث ١٤٩٣، الصفحة ٣٥٣، مکتبة دار المعارف الریاض

[14] المعجم الکبیر للطبرانی، علی بن الحسین عن أبی رافع، رقم الحدیث ٩٢٠، الجزء الاول، الصفحة ٣١٢، مکتبة ابن تیمیة القاهرة

پیارا عمل

یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابنِ آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں۔ (قربانی کا) جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقامِ قبولیت میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس کو خوش دِلی سے کرو۔ ۱۵

جہنم سے حجاب

جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتشِ جہنم سے اس کے لئے حجاب (رکاوٹ) ہو جائے گی۔ ۱۶

قرب سے محروم

جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ ۱۷

ہر بال باکمال

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

---

۱۵ سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللہ، باب ماجاء فی فضل الاضحیة، رقم الحدیث ۱۴۹۳، الصفحة ۳۵۳، مکتبة دار المعارف الریاض

۱۶ المعجم الکبیر للطبرانی، باب الحاء، حسن بن حسن بن علی عن أبیه رضی اللہ عنه، رقم الحدیث ۲۷۳۶، الجزء الثالث، الصفحة ۸۶، مکتبة ابن تیمیة القاهرة)

۱۷ سنن ابن ماجة، کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبة هی أم لا، رقم الحدیث ۳۱۲۳، الجزء الرابع، الصفحة ۵۵۴، دار الجیل بیروت

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے۔ عرض کی اُون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اُون کے ہر بال کے بدلے بھی نیکی ہے۔ [۱۸]

شہر کی قربانی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز (عید) ہے۔ اس کے بعد قربانی کرنا ہے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کر ڈالا وہ گوشت ہے جو اُس نے اپنے گھر والوں کے لئے پہلے ہی سے کرلیا۔ قربانی سے اُس کا کچھ تعلق نہیں۔ [۱۹]

حجامت کی ممانعت

جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اُس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرلے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ [۲۰]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کے لئے عید بنایا ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ بتائیے اگر

---

[۱۸] سنن ابن ماجة، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیة، رقم الحدیث۳۱۲۷، الجزء الرابع، الصفحة۵۵۷، دار الجیل بیروت

[۱۹] مسند احمدبن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث البراء بن عازب رضی اللّٰه تعالٰی عنه رقم الحدیث ۱۸۹۸۸، الجزء السابع، الصفحة۵۲۲، دار الکتب العلمیة بیروت

[۲۰] سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللّٰه، باب ترک الشعر لمن أراد أن یضحی، رقم الحدیث۱۵۲۳، الصفحة۳۶۰، مکتبة دار المعارف الریاض

میرے پاس منیحہ [۲۱] کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اُسی کی قربانی کر دوں، فرمایا نہیں، ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیر ناف کو مونڈ واسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی۔ [۲۲]

یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اُسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

ذوالحجہ کے عشرۂ الاولیٰ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ [۲۳]

ترجمہ کنزالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

مفسرین نے ان دس آیتوں سے مراد ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی دس راتیں مراد لی ہیں کیونکہ وہ نہایت فضیلت والی ہیں۔

یکم ذی الحجہ سے دس ذی الحجہ تک کے دس دن کو عشرۂ ذی الحجہ کہتے ہیں۔ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان دس دنوں کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔

☆ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ دس دنوں کی عبادت اللہ

---

[۲۱] "منیحہ" اُس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اسے اس لئے دیا ہے کہ یہ کچھ دنوں اُس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اُٹھائے پھر مالک کو واپس کر دے۔

[۲۲] سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب ماجاء فی ایجاب الاضحاحی، حدیث ۲۷۸۹، الجزء الثالث، الصفحۃ ۹۳، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت

[۲۳] الفجر: ۸۹/۱،۲

تعالیٰ کو جس قدر محبوب ہے اس کے مقابلہ میں دوسرے دنوں کی عبادت اتنی محبوب نہیں ہے کسی نے دریافت کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدا کے راستے میں جہاد کرنا بھی ان دنوں کے اعمال کے مساوی نہیں ہوسکتا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دنوں کا مقابلہ جہاد بھی نہیں کرسکتا۔[۲۴]

☆ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت اس طرح ہے کہ عشرۂ ذی الحجہ کے نیک اعمال دوسرے دنوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کو بہت پسندیدہ ہیں پس ان دنوں میں "لاالٰہ الا اللّٰہ، اللّٰہ اکبر، الحمدللّٰہ" کی کثرت رکھو۔[۲۵]

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ عشرۂ ذی الحجہ کے ہر دن کا روزہ ثواب میں ایک سال کے برابر اور رات کا قیام شبِ قدر کے قیام کے برابر ہے۔[۲۶]

☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے نویں تاریخ کا روزہ دوسال کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔[۲۷]

---

[۲۴] سنن الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، رقم الحدیث ۷۵۷، الصفحۃ ۱۸۷، مکتبۃ دارالمعارف الریاض

[۲۵] مسند احمد بن حنبل، مسند المکثرین وغیرھم، مسند عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، رقم الحدیث ۶۲۹۸، الجزء الثالث، الصفحۃ ۴۴۰، دارالکتب العلمیۃ بیروت

[۲۶] سنن الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، رقم الحدیث ۷۵۸، الصفحۃ ۱۸۷، مکتبۃ دارالمعارف الریاض

[۲۷] صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر، حدیث ۲۶۳۶، الصفحۃ ۵۳۴، دارالفکر بیروت

☆حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندوں کو آتش سے آزادی دینے کا عرفہ سے زیادہ کوئی دن نہیں۔[۲۸]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں رب کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔[۲۹]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شیطان کو عرفہ سے زیادہ کوئی ذلیل اور حقیر کرنے والا نہیں اور نہ زیادہ غصہ دلانے والا دن ہے۔اس کی وجہ یہی ہے کہ اس روز وہ خدا کی رحمت اور گناہوں کی معافی کو دیکھتا ہے۔[۳۰]

جس شخص پر قربانی واجب ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ یکم ذی الحجہ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے اور جب تک قربانی نہ کرے، بال اور ناخن بھی نہ کٹوائے۔[۳۱]

☆حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دس، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کے دنوں

---

[۲۸] صحیح مسلم، کتاب الحج،باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة، رقم الحدیث ۳۱۷۸،الصفحة ۶۳۲ ،دارالفکر بیروت

[۲۹] سنن الترمذی، کتاب الصوم عن رسول اللّٰہ،باب ماجاء فی العمل فی أیام العشر، رقم الحدیث ۷۵۸،الصفحة ۱۸۷ ،مکتبة دارالمعارف الریاض

[۳۰] الموطا ،کتاب الحج،باب جامع الحج،رقم الحدیث ۲۶۱، الجزء الاول، الصفحة ۲۸۲ ،دارالریان للتراث القاهرة

[۳۱] سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللّٰہ،باب ترک الشعر لمن أراد أن یضحی، رقم الحدیث ۱۵۲۳ ،الصفحة ۳۶۰،مکتبة دارالمعارف الریاض

میں قربانی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عمل پسند نہیں، یہ کام سب سے بڑھ کر ہے ذبح کرتے وقت قربانی کے خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے وہ زمین پر پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے۔[۳۲]

قربانی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ملتی ہے۔[۳۳]

سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا۔

☆ ان دس دنوں میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک باقی تمام دنوں سے زیادہ پیارا ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (باقی دنوں میں) جہاد فی سبیل اللہ بھی (ایسا پیارا) نہیں؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر یہ کہ کوئی شخص اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلے اور اس سے کوئی شے لے کر واپس نہ لوٹے۔[۳۴]

☆ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ذی الحجہ کے دس دِنوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبادت جتنی پیاری ہے اتنی اور کسی دن میں نہیں۔ ان میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے

---

[۳۲] سنن الترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللّٰہ، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، رقم الحدیث ۱۴۹۳، الصفحۃ ۳۵۳، مکتبۃ دار المعارف الریاض

[۳۳] سنن ابن ماجۃ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، رقم الحدیث ۳۱۲۷، الجزء الرابع، الصفحۃ ۵۵۷، دار الجیل بیروت

[۳۴] سنن الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، رقم الحدیث ۷۵۷، الصفحۃ ۱۸۷، مکتبۃ دار المعارف الریاض

برابر ہے۔ ۳۵؎

☆ مزید فرمایا

مجھے اللہ تعالیٰ پر گمان ہے کہ عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ ۳۶؎

☆ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزار دن کے برابر بتاتے۔ ۳۷؎

مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے، اُسے عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے۔

منکرینِ حدیث

کئی سالوں سے مسلسل یہ دیکھا جا رہا ہے کہ ہر مرتبہ عید پر اخبارات، رسالوں کے ذریعے اشتہارات اور پمفلٹوں کی صورت میں قربانی کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے، ایک طوفان اُٹھایا جاتا ہے اور بندگانِ خدا کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا جاتا ہے کہ قربانی کوئی دینی حکم نہیں ہے بلکہ ایک غلط اور نقصان دہ رسم ہے جو ملاؤں نے ایجاد کرلی ہے۔ اس وسوسہ اندازی کے برخلاف قریب قریب ہر سال ہی علماء کی

۳۵؎ مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب فی الاضحیۃ، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۱۴۷۱، الجزء الاول، الصفحۃ ۴۶۲، المکتب الاسلامی بیروت

۳۶؎ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر، حدیث ۲۶۳۶، الصفحۃ ۵۳۴، دار الفکر بیروت

۳۷؎ المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۶۸۰۲، الجزء السابع، الصفحۃ ۴۵، دار الحرمین القاھرۃ

طرف سے مسئلہ کی پوری وضاحت کر دی جاتی ہے لیکن پھر بھی اصرار کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 1 ایک بات عوام کو فریب دینے کے لئے بڑی وزنی سمجھ کر بار بار پیش کی جاتی ہے کہ قربانی پر ہر سال لاکھوں روپیہ ضائع ہوتا ہے اسے جانوروں کی قربانی کے بجائے یہ روپیہ رفاہِ عامہ یا قومی ترقی کے کاموں پر صَرف ہونا چاہیے۔

جواب نمبر 1 جس چیز کا قرآن اور سنت سے حکمِ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہونا ثابت ہو اس کے بارے میں کوئی مسلمان یہ خیال نہیں کرسکتا کہ اس پر مال یا وقت یا محنت صَرف کرنا اُسے ضائع کرنا ہے، ایسی بات جو شخص سوچتا ہے وہ ان سب سے زیادہ قیمتی چیز یعنی ایمان ضائع کرتا ہے۔

جواب نمبر 2 اسلام کی نگاہ میں رفاہِ عام اور قومی ترقی کے کاموں کی بھی ایک قیمت ہے مگر ان سے بدرجہا زیادہ قیمت اس کی نگاہ میں اس بات کی ہے کہ مسلمان شرک سے ہر طرح محفوظ ہوں۔ توحید پر ان کا عقیدہ ہر لحاظ سے خیال اور عمل میں مضبوط ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار رہیں۔ قربانی پر مال کا خرچ کرنا رفاہِ عام کام سے بہت زیادہ قیمتی ہے۔

جواب نمبر 3 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جس عبادت کی جو شکل مقرر کی ہے کوئی چیز اس کا بدل نہیں ہوسکتی۔ نماز کے بجائے اگر کوئی شخص اپنی ساری دولت بھی خیرات کر دے تو وہ ایک وقت کی نماز کا بدل بھی نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح قربانی کے بجائے آپ خواہ کوئی بڑی سے بڑی بھی نیکی کر ڈالیں وہ عیدالاضحیٰ کے تین دنوں میں جان بوجھ کر قربانی نہ کرنے کا معاوضہ ہرگز

نہ بن سکے گی اور یہ قربانی پر روپیہ ضائع ہونے کا آخر مطلب کیا ہے؟ یہ کہاں ضائع ہوتا ہے، قربانی کے لئے جو جانور خریدے جاتے ہیں ان کی قیمت ہماری ہی قوم کے ان بزرگوں کی جیبوں میں تو جاتی ہے جو ان جانوروں کو پالتے اور ان کی تجارت کرتے ہیں اسی کا نام اگر ضائع کرنا ہے تو اپنے ملک کے سارے بازار اور دکانیں بند کردیجئے کیونکہ ان سے مال خریدنے پر کروڑوں روپیہ روزانہ ضائع ہورہا ہے۔

پھر جو جانور خریدے جاتے ہیں کیا وہ زمین میں دفن کردیئے جاتے ہیں یا آگ میں جھونک دیئے جاتے ہیں، ان کا گوشت انسان ہی تو کھاتے ہیں۔

سوال نمبر 2 بقرعید میں بہت سا گوشت سڑ کر پھینک دیا جاتا ہے۔

جواب نمبر 2 ہم بھی اس ملک میں رہتے ہیں ہم کو تو کبھی سڑے ہوئے گوشت کے ڈھیر نظر نہیں آتے وہ بتائیں کہاں اُنہیں ان کا دیدار میسر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3 ملک میں روز بروز جانوروں کی کمی ہوتی جارہی ہے اور اسی وجہ سے دودھ اور گھی کی فراہمی بھی کم ہورہی ہے، حکومت نے اسی لئے ہفتہ میں ایک کے بجائے دو دن گوشت کا ناغہ کرنے کا حکم دیا تھا مگر اس سے بھی کام نہ چلا، اس حالت میں بقرعید کی قربانی پر پابندی لگانی ضروری ہے کیونکہ اگر اسی طرح ہزارہا جانور اس موقع پر کٹتے رہے تو جانوروں کا اور اُن کے ساتھ دودھ گھی کا بھی قحط رونما ہوجائے گا۔

جواب نمبر 1 جہاں تک جانوروں کی کمی کا تعلق ہے اسے بڑھا کر قحط کی حد تک

نوبت پہنچادینے کا غالباً اس سے زیادہ کارگر نسخہ اور کوئی نہیں ہوسکتا، ان کی کھپت روز بروز کم کی جاتی رہے کیونکہ جانور پالنے والے بھی اس کے ساتھ ساتھ ہی روز بروز گلہ بانی کے پیشے سے دستبردار ہوتے چلے جائیں گے۔

دہی، دودھ، گھی کی کمی، اس کا رشتہ جانوروں کے ذبیحہ سے لے جا کر جوڑنا صرف ان لوگوں کا کام ہوسکتا ہے جو اس ملک میں باہر سے آکر حکمرانی کرنے والوں کی طرح رہتے ہیں بالکل ایک غیر ملکی مبصر کی طرح اُنہوں نے اپنے کمرے میں بیٹھ کر قیاس فرمایا کہ ضرور دودھ دینے والے جانور ہی دھڑا دھڑ ذبح کئے جارہے ہوں گے تب ہی تو ملک میں دودھ اور گھی کی کمی ہورہی ہے حالانکہ جو جانور ذبح ہوتے ہیں وہ دودھ گھی والے ہوتے ہی نہیں۔ منکر قربانی نے گھر بیٹھے ناتجربہ کاری سے ایسا فتویٰ دے دیا۔

جواب نمبر 2 قربانی کا مسئلہ ایسے ہی متفق علیہ مسائل میں سے ہے۔ پہلی صدی ہجری کے آغاز سے آج تک مسلمان اس پر متفق رہے ہیں۔ اسلامی تاریخ کے پورے چودہ صدیوں میں آج تک اس کے مشروع اور مسنون ہونے میں اختلاف نہیں پایا گیا، اس میں ائمہ اربعہ، سنی، شیعہ، غیر مقلدین سب متفق ہیں۔

جس خدا نے قرآن نازل کیا ہے، اسی نے اپنا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی مبعوث کیا ہے، اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح ایک سند ہے جس طرح اس کی کتاب، اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سند، کسی طرح بھی اس کی کتاب کی سند سے کم نہیں ہے۔ اب یہ کس طرح صحیح ہوسکتا ہے کہ جو حکم رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہو اور جس طریقہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود عمل کیا اور اہلِ ایمان کو اس پر عمل کرنے کی ہدایت کی ہو، اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ اس کا حکم قرآن میں ہو تو ہم مانیں گے ورنہ پیروی سے انکار کریں گے؟ اس کے معنی اس کے سوا اور کیا ہے کہ خدا کی کتاب تو واجب الاتباع ہے مگر خدا کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واجب الاتباع نہیں ہے، یہ کہاں کا قانون ہے؟

احکام ومسائلِ متعلقہ عید ونماز وقربانی

مستحبات

بقرعید کے دن نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، غسل کرنا، امام سنی عقیدہ نہ ہو یا فاسق معلن ہو تو دوسری جگہ صحیح العقیدہ صالح امامت کے پیچھے نماز پڑھیں، نمازِ عید کے لئے پیدل جانا اور بلند آواز سے یہ تکبیر پڑھتے جانا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

دوسرے راستہ سے واپس آنا، خوشی ظاہر کرنا اور آپس میں مبارک باد دینا اور جس کا ارادہ قربانی کا ہو تو اس کے لئے ذی الحجہ کی چاندرات سے قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوانا مستحب ہے۔

تکبیراتِ تشریق

۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کی جماعت کے بعد اوپر لکھی

ہوئی تکبیر بلند آواز سے ایک بار کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اور یہ تکبیر تشریق سلام کے بعد فوراً کہی جائے ،تنہا نماز پڑھنے والے پر یہ تکبیر کہنا ضروری نہیں اگر کہہ لے تو اچھا ہے۔ مسافر یا دیہاتی یا عورت پر تکبیر کہنا واجب نہیں مگر جب یہ شہر میں مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھیں ، یہ تکبیر واجب ہے مگر عورت آہستہ کہے۔

نماز کا طریقہ

نیت کی میں نے ، دو رکعت ، عیدالاضحیٰ ، واجب ، ساتھ چھ تکبیروں کے ، واسطے اللہ تعالیٰ کے ، منہ طرف کعبہ شریف کے اور مقتدی یہ بھی کہے پیچھے اس امام کے ، پھر امام و مقتدی دونوں آہستہ ”سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ“ پوری پڑھیں اور پھر امام اور مقتدی کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیں ، پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیں ، پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیں ، پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور ”اَللّٰہُ اَکْبَرُ“ کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لیں ، پھر امام ”اعوذ باللہ ، بسم اللہ“ آہستہ پڑھ کر الحمدللہ شریف اور سورۃ جہر کے ساتھ پڑھے اور مقتدی خاموش رہے ، پھر امام دوسری رکعت میں الحمدللہ شریف اور سورۃ جہر کے ساتھ پڑھے ، پھر امام و مقتدی تین بار کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر ہر بار تکبیر کہیں اور ہر مرتبہ ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی مرتبہ بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور باقی نماز حسبِ دستور ادا کریں اور سلام کے بعد امام و مقتدی اوپر لکھی ہوئی تکبیر بلند آواز سے کہیں ، پھر امام خطبہ پڑھے اور سب لوگ خاموش ہمہ تن گوش ہو کر سنیں ، پھر

دونوں خطبوں کے بعد دعا مانگیں، نماز عید کی زائد تکبیریں چھ ہیں۔

مسئلہ نمازِ عیدین میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے یا پہلی میں "سَبِّحِ اسْمَ" (سورۃ الاعلیٰ) اور دوسری میں "هَلْ اَتٰک" (سورۃ الغاشیہ) پڑھے۔

مسئلہ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے۔

احکامِ قربانی

ہر مسلمان آزاد مرد اور عورت پر جو کہ مقیم اور صاحبِ نصاب ہو قربانی واجب ہے۔ مسافر اور فقیر پر قربانی واجب نہیں، ہاں اگر قربانی کریں تو جائز ہے اور باعثِ ثواب ہے، اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی قربانی کرے تو اچھا ہے۔

قربانی کرنے کا وقت

شہری کے لئے نمازِ عید کے بعد سے بارہ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک کا وقت ہے مگر افضل پہلا دن پھر دوسرا پھر تیسرا، اسی طرح درمیان کی دو راتوں میں قربانی ہوسکتی ہے مگر مکروہ ہے۔

قربانی کے جانور

بکری، بکرا، دنبہ، دنبی، بھیڑ، مینڈھا، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، ان کے سوا کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں۔ خصی جانور کی قربانی جائز بلکہ مستحب ہے۔ اونٹ، گائے اور بھینس میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

قربانی کے جانوروں کی عمر

اُونٹ پانچ سال، گائے دوسال کی اور بکری ایک سال کی، اس سے کم عمر جانور ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہوتو جائز ہے بلکہ افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اس کی قربانی جائز ہے مگر سال کا ہو تو افضل ہے، مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب موٹا تازہ، خوبصورت اور بڑا ہو۔

ان عیبوں والے جانور کی قربانی جائز نہیں

اندھا، کانا، ایک آنکھ کی تہائی (1/3) حصہ روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو، ایک کان کا تہائی سے زیادہ کٹ چکا ہو یا پیدائش ہی سے نہ ہوں، دم تہائی یا تہائی سے کٹ گئی ہو، اتنا لنگڑا کہ تین پاؤں کے سہارے چلتا ہو چوتھے پر بالکل سہارا نہ دے سکتا ہو، اتنا لاغر اور دبلا کہ ہڈیوں میں بھی بالکل گودا نہ رہا ہو، دانت بالکل نہ ہوں یا دانتوں کی اکثریت گر چکی ہو، سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ چکا ہو، اتنی سخت بیماری کہ جس سے بالکل لاغر ہوگیا ہو، جس کے تھن خشک ہو چکے ہوں یعنی دودھ کے قابل ہی نہ رہے ہوں، ایسا بیمار کہ گھاس نہ کھا سکے، جس جانور کے سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے۔ ایک حصہ فقراء کے لئے، ایک حصہ دوست احباب کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے۔

قربانی کس طرح کرے

جانور کو قبلہ رو بائیں طرف لٹائیں اور اپنا داہنا پاؤں اس کے شانہ پر رکھیں اور بہتر ہے کہ ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھیں

"اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" [38]

پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کریں، اگر اپنی قربانی کا جانور خود ذبح کریں تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم [39]

"بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَر"

---

[38] میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے، ایک اسی کا ہو کر، اور میں مشرکوں میں نہیں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب (ہے) سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں، الٰہی یہ تیری توفیق سے ہے اور تیرے لیے ہے۔ "بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر"

[39] اے اللہ تعالیٰ تو مجھ سے (اس قربانی کو) قبول فرما جیسے تو نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قبول فرمائی۔

اگر دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرنا ہوتو "مِنِّیْ" کی جگہ "مِنْ" کے بعد اس کا نام لے۔ ذبح کے وقت جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے کھال نہ اُتاریں، قربانی کی کھال ہر ایک نیک کام میں صَرف کر سکتے ہیں مگر اہلِ حاجت مثلاً فقیر، بیوہ، یتیم، مدارسِ اہلسنّت کے طلباء پر صدقہ کردیں تو افضل ہے۔ کھال یا اس کی قیمت قصاب کی اجرت میں دینا ناجائز ہے، ایسا کرنے والے کی قربانی قبول نہیں ہوتی، قربانی کے گوشت کو بھی اُجرت میں دینا منع ہے۔

برادرانِ اہلسنّت وجماعت! ہم حق پر ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اہلسنّت وجماعت کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ جماعت نجات پانے والی ہے۔ ملک میں تمہاری ہی تعداد زیادہ ہے، پیرانِ طریقت وبزرگانِ دین اور ان کے معتقدین کے طفیل سے پاکستان حاصل ہوا ہے، اپنے محبوب دین وعزیز ملک کی حفاظت واستقامت کے لئے ہر لحہ کوشاں رہو، اسلامی عقیدوں پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ، شریعتِ مطہرہ کی پابندی کرو، غفلت اور سستی کو دور کرو اور بیدار، خبردار، ہوشیار ہو کر امن وسکون کے ساتھ اہلسنّت وجماعت کے عقیدوں کی تبلیغ واشاعت کرو۔

"وماعلینا الا البلاغ"

نوٹ: یہ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کی تقریر کا خلاصہ ہے جو کہ حضور فیض ملت علیہ الرحمہ نے جامع مسجد سیرانی میں ۱۳۸۰ھ بموقعہ عید قربان پر فرمائی جس کو ۱۳۸۱ھ میں مکتبہ اُویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور نے شائع کیا۔ اب یہ نایاب تحریر 55 سال بعد ۱۴۳۶ھ میں ادارہ اتحادِ اہلسنّت پاکستان نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

پیغامِ اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیارے بھائیوں تم سب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو، بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکادیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبند ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں، حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف، صفحہ نمبر ۲۳ از مولانا حسنین رضا)

مدرسۃ المصطفیٰ پاکستان (کراچی)